ادبیات

غزل

از

جناب الم مظفر نگری

نیاز مندِ محبت سے وہ رمیدہ سہی | کبھی تو آئیں گے آخر یہ دل کشیدہ سہی
ہے میرا اشکِ ندامت حریفِ بحرِ کرم | تری نگاہ میں یک قطرۂ تپیدہ سہی
حریمِ عشق کے نالوں کا ہو سکی نہ جواب | صدائے دیر و حرم گرچہ برگزیدہ سہی
ہر انقلاب ہے نظمِ حیات کا ضامن | یہ چشم دیدہ حقیقت ہے گو شنیدہ سہی
مذاقِ درد کو سینے میں گرم رکھتی ہے | ہماری آہِ رسا آہِ نارسیدہ سہی
کسی کے عزمِ غلط کا بھی رکھ لیا پردہ | صداقت اپنی جگہ پیرہن دریدہ سہی
اڑے گی وقت پہ منزل کی سمت شبنمِ تر | بفرشِ سبزہ گلستاں میں آرمیدہ سہی
ہجومِ لالہ و گل میں سکوتِ سرو کو دیکھ | نیاز مندِ گلستاں ہے سر کشیدہ سہی
کسی بہارِ گزشتہ کی یادگار تو ہے | ہمارا باغِ تمنا خزاں رسیدہ سہی
نہیں ہے کوئی بھی گرمیٔ شوق سے خالی | ہر اشکِ چشمِ وفا اشکِ ناچکیدہ سہی
نہ دیکھ اس کو حقارت سے پیرِ میخانہ | یہ جامِ جم تو ہے گو جامِ ناخریدہ سہی
دلِ تباہ کا یوں اپنے انتقام نہ لے | فغاں کو روک ذرا تو ستم رسیدہ سہی

یہ راز دار رہے ہر شورشِ جنوں کا الم
چمن میں دامنِ گل دامنِ دریدہ سہی۔